اِنَّ الحیاءَ من الایمانِ (حدیث)

حیا اور پاک دامنی

محبوب العلماء والصلحا

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہم

مکتبۃ الفقیر

223 سنت پورہ فیصل آباد

☎ +92-041-618003

باب ۸

زنا کی سزا

فطری طور پر دنیا کا ہر انسان باعزت زندگی گزارنا چاہتا ہے۔ اسی لئے دین اسلام نے مؤمن کی عزت کا بڑا خیال رکھا ہے۔ چنانچہ ماحول معاشرے میں رہتے ہوئے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے عزت وناموس کی حفاظت کا درس دیا ہے۔ یہ بات خوب وضاحت سے بیان کی ہے کہ جو قیمت ایک مسلمان کے خون کی ہے وہی اسکی عزت و آبرو کی ہے گویا کسی مسلمان کو بے آبرو کر دینا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کو جان سے مار دینا۔

نبی علیہ السلام نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا

جو درجہ مکہ مکرمہ کے اندر ماہ ذی الحجہ کے یوم عرفہ کو حاصل ہے وہی درجہ مسلمان کی عزت وآبرو کو بھی حاصل ہے۔

ایک حدیث پاک میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

کل المسلم علی المسلم حرام عرضہ ومالہ ودمہ (ریاض الصالحین ۹۹)

(مسلمان کی عزت آبرو۔ مال اور جان دوسرے مسلمان پر حرام ہے)

اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مؤمن کی عزت کتنی اہمیت رکھتی ہے۔

مسلمان کی عزت

جن اعمال کے ذریعے مؤمن پر کیچڑ اچھالا جا سکتا ہے شریعت نے ان کی ناپسندیدگی کا اعلان کر دیا ہے۔ مثلاً

(۱) بدگمانی:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (حجرات:۱۲)

[بچو تم زیادہ گمان کرنے سے بے شک بعض گمان گناہ ہیں]

اس کے بالمقابل حسن ظن کو پسند کیا گیا ہے۔ لہٰذا معمولی باتوں پر ایک دوسرے کے بارے میں دل میں بدگمانی پیدا کر لینا بہت بڑا گناہ ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ اگر مؤمن بھائی کے عمل میں ۹۹ پہلو برائی کے نکلتے ہوں صرف ایک پہلو اچھائی کا نکلتا ہو تو اس ایک پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے بھائی سے حسن ظن رکھنا چاہیے۔ آجکل تو ذرا سا اشارہ مل جائے تو لوگ خوبصورت کہانی گھڑنے میں ماہر ہیں۔ اسی کو بات کا بتنگڑ کہتے ہیں۔ شرع شریف نے اسے حرام قرار دیا ہے۔

(۲) تجسس:

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ دوسروں کے عیب تلاش کرتے رہتے ہیں۔ ہر وقت کسی نہ کسی کی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں۔ کھود کرید کر کے دوسروں کی غلطیوں کو ظاہر کرنا ان کا بہترین مشغلہ ہوتا ہے۔ یہ عیب جوئی حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَجَسَّسُوْا (حجرات:۱۲)

[اور تم تجسس میں نہ پڑو]

شریعت نے اس بات کو ناپسند کیا ہے کہ ایک مسلمان خواہ مخواہ دوسرے کے پیچھے پڑ جائے۔ بقول شاعر

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

شکاری کتے کی عادت ہوتی ہے کہ جب وہ چلتا ہے تو ہر جھاڑی اور درخت میں منہ مارتا ہے۔ سونگھتا ہے شکار ڈھونڈتا ہے۔ اسی طرح کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ ہر دوسرے انسان کی زندگی کے حالات کو ٹٹولنے اور اس میں منہ ماری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ انسان ہو کر حیوان والی حرکتیں کر رہے ہوتے ہیں۔

(۳) سرگوشی:

اکثر اوقات سرگوشی کے ذریعے دو آدمی کسی تیسرے شخص کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ شرع شریف نے اس بارے میں مؤمن کو محتاط رہنے کی تلقین کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰاهُمْ (النساء:۱۱۴)

[نہیں ہے بھلائی زیادہ ان کے مشورے میں]

اس سے معلوم ہوا کہ مجبوری کی حالت میں سرگوشی کرنے کی اجازت ہے ورنہ ہر ممکن پرہیز کرنا چاہیے تاکہ کسی تیسرے کے دل میں وہم نہ پیدا ہو کہ یہ لوگ آپس میں بیٹھے کسی کے عیب بیان کر رہے ہیں۔

(۴) غیبت:

بعض لوگ آپس میں گفتگو کے دوران کسی تیسرے شخص کی برائیوں کا تذکرہ شروع

کر دیتے ہیں۔ شریعت کی نظر میں یہ غیبت اور گناہ کبیرہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا. اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ (حجرات:۱۲)

[اور تم میں سے کوئی دوسرے کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، پس تم اسے ناپسند کرتے ہو]

معلوم ہوا کہ جس طرح مردار کا گوشت کھانے سے انسان کو کراہت ہوتی ہے اسی طرح مؤمن کو دوسرے مسلمان بھائی کی غیبت کرتے ہوئے کراہت ہونی چاہیے۔

حدیث پاک میں آیا ہے۔

الغیبة اشد من الزنا (مشکوٰۃ: ج ۳، ص ۱۳۶)

[غیبت زنا سے زیادہ سخت ہے]

اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دین اسلام میں غیبت کس قدر ناپسندیدہ اور قبیح عمل ہے۔ بالفرض اگر کوئی شخص زنا کا مرتکب ہوا تو بھی اس کی غیبت کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی کریگا تو وہ اس زانی کی بہ نسبت زیادہ برا عمل کر رہا ہوگا۔ یہی دین اسلام کا حسن و جمال ہے کہ اگر دو آدمی آپس میں گھنٹوں باتیں کریں تو تیسرے کو فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں کہ یہ میری برائیاں بیان کر رہے ہوں گے۔ اول تو کریں گے ہی نہیں اور اگر بالفرض غیبت کریں گے تو قیامت کے دن اس آدمی کو اپنی نیکیاں دے کر راضی کرنے کے پابند ہوں گے۔

(۵) بہتان تراشی:

کسی مسلمان کی ایسی برائی بیان کرنا جس کے شرعی گواہ موجود نہ ہوں بہتان کہلاتا ہے۔ شریعت کی نظر میں ایسی بات کرنے والے کو سزا ملتی ہے مثلاً

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

(نور:۴)

[اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسی کوڑے لگاؤ، اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور یہی لوگ فاسق ہیں]

اس آیت مبارکہ سے واضح ہوا کہ بہتان لگانے والے پر تین دفعات قائم ہوں گی

☆ اسی کوڑے لگاؤ۔
☆ آئندہ کبھی بھی اسکی گواہی قبول نہ کرو۔
☆ ایسے شخص کو فاسق سمجھو۔

اس سزا کا علم ہونے کے بعد کوئی شخص کسی مسلمان کے متعلق زبان چلانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اسی کوڑے لگنے کی تکلیف اپنی جگہ ہے مگر ساری عمر کیلئے غیر معتبر اور جھوٹا بن کر رہنا بہت بڑی سزا ہے۔ اس حکم کے ذریعے شریعت نے مسلمان کے بارے میں دوسروں کی زبان کو تالے لگا دیئے ہیں۔ اگر کسی نے بات کرنی ہے تو سوچ سمجھ کر زبان کھولے ورنہ اپنی عزت ہمیشہ کے لئے برباد کر بیٹھے گا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ دین اسلام نے بدگمانی۔ تجسس۔ سرگوشی۔ غیبت اور بہتان تراشی سے منع فرما کر مسلمان کی عزت و آبرو کی حفاظت کا حق ادا کر دیا ہے۔ اب یہ مسلمان کی اپنی ذمہ داری ہے کہ وہ بھی کوئی ایسا کام نہ کرے کہ جس سے اسکی عزت پر حرف آئے۔ اگر کوئی ایسا ویسا عمل کریگا تو نتائج کا بھی خود ہی ذمہ دار ہوگا۔ اپنے پاؤں پہ خود ہی کلہاڑی مارنے والے بنے گا۔

زنا کی سزا دنیا میں

مثل مشہور ہے کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔ لہٰذا دین اسلام نے حدود وقیود کو توڑنے والوں کے لئے مختلف سزائیں متعین کی ہیں۔ تاہم سزا کی نوعیت جرم کے اعتبار سے ہے۔ درج ذیل میں اسکی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

جیسا جرم ویسی سزا:

شرع شریف میں ہر جرم کی سزا اسکی مناسبت سے دی گئی ہے۔ مثلاً

(۱) چوری: چوری کرنے والا شخص چونکہ دوسرے کے مال پر ہاتھ اٹھاتا ہے لہٰذا دین اسلام میں چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔

(۲) ڈاکہ: ڈاکہ مارنے والا شخص چونکہ علی الاعلان دوسرے شخص کا مال چھین لیتا ہے لہٰذا شرع شریف میں اسکی سزا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹ دینا ہے۔

(۳) قتل: کسی مسلمان کو زخمی کرنے یا قتل کرنے سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے

اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ (المائدہ:۴۵)

[جان کے بدلے میں جان ہے اور آنکھ کے بدلے میں آنکھ]

(۴) زنا: زانی شخص کسی مسلمان کی عزت و آبرو کو لوٹ لیتا ہے لہٰذا اسکی سزا مال لوٹنے کی نسبت زیادہ سخت ہونی چاہیے۔ عام دستور کو سامنے رکھتے ہوئے تو ذہن اس طرف جاتا ہے کہ زانی کی شرمگاہ کو کاٹ دینا چاہیے۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ لیکن اس میں دو نکات قابل غور ہیں۔ اگر ایسا کر دیا جائے تو ایک تو ہمیشہ کے لئے انسانی نسل کا انقطاع لازم ہوا۔ دوسرا اس سزا کا عام آدمی کو علم ہی نہیں

ہوگا لہٰذا وہ عبرت نہیں حاصل کر سکے گا۔ اس بنا پر شرع شریف نے اس سزا کوڑے تجویز فرمائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ (نور:۲)

[زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے معاملے میں ان دونوں پر ذرا رحم نہیں آنا چاہیے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو]

یہ صاف ظاہر ہے کہ زنا میں لذت صرف خاص اعضاء کو ہی نہیں ملتی بلکہ جسم کے انگ انگ میں اس کیف وسرور کی مستی چھا جاتی ہے اور انزال کے وقت تو رواں رواں اس لذت کو محسوس کرتا ہے۔ لہٰذا کوڑے لگنے کی سزا بہت مناسب معلوم ہوتی ہے۔ تاکہ ظاہری طور پر پورے جسم کو اذیت پہنچے۔ یاد رہے کہ یہ سزا غیر شادی شدہ زانی کے لئے ہے۔

اگر بالفرض کوئی شادی شدہ شخص زنا کرے اور قاضی کے پاس جا کر اقرار کرے یا شرعی گواہ بھی پیش ہو جائیں تو پھر اس کی سزا رجم ہے۔

رجم کا طریقہ:

مجرم کا جرم ثابت ہو جانے کے بعد ایک کھلے میدان میں لے جائیں۔ جہاں قاضی۔ گواہ اور مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت موجود ہو۔ اگر اعتراف جرم سے فیصلہ ہوا ہے تو پتھر مارنے میں حاکم ابتدا کرے گا اور اگر گواہی سے جرم ثابت ہوا ہے تو گواہ ابتدا کریں گے پھر تمام مسلمان پتھر ماریں گے حتی کہ اس شخص کی جان نکل جائے۔ عورت کو رجم کرنے کیلئے زمین میں اتنا گہرا گڑھا کھودا جائے کہ اسکا نصف بدن اس میں

چھپ جائے۔ پھر اسے سنگسار کر دیا جائے۔

اسلامی سزائیں:

دور حاضر میں کفار و مشرکین کی طرف سے یہ اعتراض سننے میں آتا ہے کہ اسلامی سزائیں وحشیانہ ہیں۔ بعض عصری تعلیم یافتہ مگر فرنگی ذہنیت رکھنے والے لوگ بھی اس کی ہاں میں ہاں ملاتے نظر آتے ہیں۔ آیئے ذرا اس بات کا جائزہ لیں کہ رجم کی سزا کب ملتی ہے۔ اس کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے چند وضاحتیں درج ذیل ہیں۔

(۱) اسلام نے بالغ شخص کی شرعی ضرورت پورا کرنے کے لئے نکاح کو بہت آسان بنایا ہے۔ حق مہر کے ساتھ دو شرعی گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول چند منٹوں کا کام ہے۔

(۲) اگر ایک بیوی سے خاوند کا جی نہیں بھرتا اور اسکا دل کسی اور کی طرف مائل ہو جاتا ہے تو شرعی حقوق کا خیال رکھتے ہوئے مرد حسب ضرورت چار شادیاں کر سکتا ہے۔

(۳) اس کے باوجود اسکو کوئی پانچویں لڑکی پسند آجائے تو پچھلی چار میں سے ایک کو طلاق دیکر فارغ کرے اور اس سے نکاح کر لے یعنی جو کرتا ہے جائز طریقے سے کرے۔

(۴) ایک وقت میں چار بیویاں رکھنے میں حکمت یہ بھی ہے کہ ان میں سے کوئی نہ کوئی ہر وقت حیض ونفاس سے پاک اپنے خاوند کی خدمت کے لئے حاضر ہوگی۔ پس جب ایک کام حلال طریقے سے ہو سکتا ہے تو حرام میں منہ مارنے کی کیا ضرورت ہے۔

(۵) اگر بیوی اپنے خاوند سے مطمئن نہیں ہے تو اسے شرعی عدالت سے خلع حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔

(۶) کسی مرد و عورت کے زنا کو ثابت کرنا عام طور پر ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ضرور ہے۔ شریعت نے پردے کا حکم دیکر۔ مخلوط محفلوں سے منع کر کے اور بلا اجازت کسی گھر میں داخلے سے روک کر زنا کے مواقع کو ختم کر دیا ہے۔

(۷) ایک شخص کسی مرد عورت کو تنہائی میں بیٹھے دیکھے یا ہنستے مسکراتے دیکھے یا بوس و کنار کرتے دیکھے حتیٰ کہ برہنہ حالت میں ایک دوسرے سے چمٹا ہوا دیکھے تو بھی اسے زبان بند رکھنی پڑے گی۔ اسے چاہیے کہ مرد اور عورت کو سمجھائے تا کہ وہ آئندہ ایسی غلطی کا ارتکاب نہ کریں۔ اگر یہ شخص ان پر زنا کا الزام لگائیگا تو اسے چار گواہ پیش کرنے پڑیں گے۔ اگر نہیں کر سکے گا تو اسی کوڑے لگ جائیں گے اور آئندہ کے لئے گواہی قبول نہیں ہوگی بلکہ ساری عمر کی ذلت و رسوائی حاصل ہوگی۔

(۸) کیا یہ ممکن ہے کہ مرد و عورت ایسی جگہ زنا کریں کہ جہاں انہیں چار آدمی اتنا قریب سے دیکھیں کہ دیکھنے والوں کو یہ بھی پتہ چل جائے کہ مرد کا عضو عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو چکا ہے۔ چند فٹ دور سے دیکھنے والے بھی اس بات کی گواہی نہیں دے سکتے۔ پوشیدہ اعضاء طلاپ کے وقت پوشیدہ تر ہو جاتے ہیں ان پر غیر کی نظر پڑنی ممکن نہیں ہوتی۔

(۹) کیا زنا کرنے والے مرد و عورت اتنے بے شرم ہیں کہ اتنے لوگوں کو قریب سے دیکھنے کا موقع فراہم کریں گے اور پھر بھی عمل کرتے رہیں گے ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہوں گے۔

(۱۰) کیا زانی مرد اور زانیہ عورت اتنے بے خوف ہیں کہ انہیں گواہوں کے دیکھنے کی پرواہ ہی نہیں اور وہ ایک دوسرے سے طلاپ کے وقت ایک چادر اپنے اوپر نہیں

لے سکتے تا کہ لوگوں کی نگاہوں سے بچ جائیں۔

(۱۱) اگر زنا کرنے والے مرد وعورت اس طرح سے زنا کرتے ہیں کہ انہیں ایک نہیں دو نہیں تین نہیں بلکہ چار آدمی کھلم کھلا قریب سے زنا کرتے دیکھ لیتے ہیں تو گویا گواہوں کو گواہی کا خود موقع فراہم کرتے ہیں۔ اسکا مطلب تو یہ ہوا کہ یا تو انہیں حکم خداوندی کا خیال ہی نہیں یا انہیں کسی سزا کا خوف ہی نہیں۔ نہ تو وہ حکم شریعت کا لحاظ کرتے ہیں نہ ہی انہیں اپنی عزت، بے عزتی کا احساس ہے۔ ایسے لوگ تو انسان نما جانور ہیں۔ ان کو سزا نہ دی جائے تو یہ سارے معاشرے میں بے حیائی فحاشی پھیلانے کا ذریعہ بنیں گے۔ بہتر یہی ہے کہ انہیں ایسی سخت سزا دی جائے کہ اول تو ان کا اپنا دماغ صاف ہو جائے دوسرے باقی لوگوں کو عبرت حاصل ہو تا کہ آئندہ بے حیائی کی جرات کوئی نہ کر سکے۔ لہٰذا شریعت میں غیر شادی شدہ زانی کے لئے سو کوڑے اور شادی شدہ زانی کے لئے رجم کا حکم دیا گیا ہے۔

رجم وحشیانہ سزا نہیں:

مندرجہ بالا وضاحتوں سے یہ بات اچھی طرح صاف ہو گئی کہ دین اسلام نے شہوت کو جائز طریقہ سے پورا کرنے کیلئے نکاح بہت آسان بنایا ہے۔ پھر زنا کے مواقع کو پردے کا حکم دے کر اور مخلوط محفلوں سے روک کر بہت مشکل بنا دیا ہے۔ ایسی صورتحال میں زنا کا ثبوت ملنے کی چند صورتیں ہیں۔

(۱)...... کوئی شخص زنا بالجبر کرے اور عورت عدالت میں گواہی دیکر ثابت کرے کہ ایک درندہ نما انسان نے میری عزت کو لوٹ لیا اور مرد اپنے جرم کا اقرار کر لے۔ دوسرے لفظوں میں عورت یہ کہہ رہی ہے کہ

☆اس شخص نے مجھے معاشرے میں باعزت زندگی گزارنے سے محروم کردیا۔
☆اس شخص نے مجھے قلبی سکون سے محروم کر کے میرے زندگی کو عذاب بنادیا۔
☆اس شخص نے مجھے غیر محفوظ ہونے کا احساس دلا کر ساری زندگی کے لئے مجھے خوف میں مبتلا کردیا۔
☆اس شخص نے میرا پردہ بکارت زائل کر کے مجھے ہونے والے خاوند کی نظر میں بے آبرو کردیا۔
☆یا اس شخص نے مجھے حاملہ بنا کر حرام بچہ جننے پر مجبور کردیا۔ لوگ طعنے دیا کریں گے میں اس بچے کی پرورش کیسے کروں گی۔ کون اس کا ولی بنے گا۔
☆ میرا ہونے والا بچہ ساری عمر حرامی یعنی ولدالزنا کہلائے گا۔

لہٰذا قاضی صاحب مجھ پر اور میرے ہونے والے بچے پر جو ظلم ہوا ہے اسکا بدلہ لیا جائے۔ انصاف کا راگ الاپنے والے ذرا اپنے ضمیر کی عدالت سے فیصلہ لیں کہ اس معاملے میں مظلومہ کا ساتھ دیا جائے یا ظالم کا ساتھ دیا جائے۔ ظالم کا ساتھ دینے کا مطلب تو یہ ہے کہ اسے معمولی سزا دے کر آزاد کردیا جائے یعنی اسے اس کام کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے۔ مظلومہ کا ساتھ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ظالم کو سخت ترین سزا دیکر آئندہ کے لئے ایسے ظلم کا دروازہ بند کردیا جائے۔ شریعت نے عدل وانصاف کے اصولوں کی حمایت کرتے ہوئے ظلم کے دروازے کو بند کرنے کا حکم دیا۔ لہٰذا زانی کو ایسی سزا ملنی چاہیے کہ لوگ اسے دیکھ کر عبرت حاصل کرسکیں۔

(۲)......مرد وعورت زنا بالرضا کریں پھر خوف خدا سے ڈر کر۔ قیامت کی رسوائی سے بچنے کے لئے اور دنیا میں پاک ہونے کے لئے خود قاضی کے سامنے جرم کا اعتراف کر لیں۔ اس صورتحال میں دنیا کی جتنی بڑی سزا بھی مل جائے وہ آخرت کی ذلت ورسوائی اور عذاب کے مقابلے میں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتی۔

(۳)......مرد وعورت زنا کریں مگر چار شرعی گواہ ان کو کھلم کھلا علی الاعلان بے خوف وخطر اسطرح زنا کرتے دیکھیں کہ مرد کا عضو عورت کی شرمگاہ میں پیوست ہو چکا ہے۔ عدالت میں ثبوت مل جانے کے بعد دو صورتیں ممکن ہیں۔ ایک تو یہ کہ مرد وعورت کو معمولی سزا دیکر آزاد کر دیا جائے تا کہ وہ بکرے بکری۔ گدھے گدھی یا کتے کتیا کی طرح سڑکوں کے کنارے کھڑے لیٹے دوبارہ یہ کام کریں اور دوسروں کو بھی دعوت گناہ دیں۔ اس طرح تو معاشرے میں سے حیا کا جنازہ نکل جائے گا۔ انسان اور حیوان کا فرق ختم ہو جائے گا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ مرد وعورت کو سخت ترین سزا دیکر بے حیائی کے دروازے کو بند کر دیا جائے۔ شریعت نے شرم وحیا کی پاسداری کرتے ہوئے رجم کا حکم دے کر زانی اور زانیہ کو برسرِ عام ایسی سزا تجویز کی ہے تا کہ لوگ آئندہ کے لئے کانوں کو ہاتھ لگائیں کہ ہم نے ایسی بے حیائی نہیں کرنی۔

ثابت ہوا کہ رجم وحشیانہ سزا نہیں بلکہ نہایت منصفانہ سزا ہے۔ عدل وانصاف کی حمایت کرنے والے لوگ اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے انکار نہیں کر سکتے۔

رجم سے وحشت کیوں؟

عوام الناس کو رجم سے وحشت محسوس ہونے کی دو وجوہات ہیں۔

(الف) زانی کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے:

اگر ٹھنڈے دل ودماغ سے سوچا جائے تو موت کی سزا کوئی ان ہونی بات نہیں ہے۔ دور وزہ کی زندگی میں اسکی کئی مثالیں ہیں۔

(۱) جمادات میں مثالیں:

اگر کسی عمارت کو بناتے وقت ماربل پتھر یا ٹائل لگائی جائے تو ضرورت کے تحت

پتھر نالکوں کو کاٹ کاٹ کر ٹکڑے کر دیا جاتا ہے۔ بدنما حصوں سے نجات حاصل کر کے ایسے پتھر لگائے جاتے ہیں جو خوبصورت لگیں۔ اسی طرح زانی معاشرے کا بدنما فرد ہے اسے رجم کے ذریعے موت کی نیند سلا کر صاف ستھرے پاکیزہ معاشرے کو پروان چڑھنے دیا جاتا ہے۔

نباتات میں مثالیں:

کھیتی باڑی اور زراعت کا علم رکھنے والے لوگ جانتے ہیں کہ بعض اوقات کھیتوں میں خودرو پودے اگ آتے ہیں۔ اگر ان کو اکھاڑا نہ جائے تو یہ کھیتوں میں بیماری یعنی وائرس وغیرہ پھیلنے کا ذریعہ بنتے ہیں بلکہ اضافی خوراک استعمال کر کے کھیتی کے اصل پودوں کو کمزور کر دیتے ہیں۔ ان پودوں کو دوائیوں کے ذریعے مار دیا جاتا ہے یا ان کو جڑ سے اکھاڑ دیا جاتا ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں ایسی دوائیاں آسانی سے ملتی ہیں۔ کوئی اعتراض نہیں کرتا کہ ایک پودے کی زندگی کو کیوں ختم کیا جاتا ہے۔

پھلوں پھولوں کے درختوں میں شاخ تراشی روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ اگر کوئی مالی کو دیکھے کہ اس نے تروتازہ پتوں والی شاخیں کاٹ کے ڈھیر لگا دیا تو خوش ہوتے ہیں کہ اب ہمارا باغ یا لان خوبصورت نظر آئے گا۔ پھل دار درخت کی جو شاخیں خشک ہو جاتی ہیں انہیں کاٹا نہ جائے تو بقیہ شاخوں کا پھل کم ہو جاتا ہے لہٰذا ان کی شاخ تراشی لازمی سمجھی جاتی ہے۔ معاشرے میں زانی شخص کو زندہ رہنے دیا جائے تو ماحول معاشرے میں بے حیائی کا وائرس پھیل جاتا ہے۔ لوگوں میں حیا کے پھل پھول کم ہو جاتے ہیں اس لئے زانی کی سرتراشی ضروری ہے تاکہ بقیہ معاشرے کو بے حیائی کی خطرناک بیماری سے بچایا جا سکے۔

(۳) حیوانات میں مثالیں:

حیوانات میں بھی نقصان دہ جاندار کو مارنا روزمرہ کا معمول ہے۔

☆......عام لوگ سانپ بچھو کو دیکھ لیں تو اس کو مار کر خوش ہوتے ہیں کہ ہم ایذا پہنچانے والی چیز سے نجات پالی۔ زانی کو رجم کر کے ایک موذی سے نجات پائی جاتی ہے۔

☆......جنگلی حیوانات کا تحفظ کا دعویٰ کرنے والے لوگ جب دیکھتے ہیں کہ کوئی شیر چیتا بھیڑیا یا ہاتھی وغیرہ انسان کا دشمن بن گیا ہے تو باوجود تحفظ کا دعویٰ کرنے کے ایسے جاندار کو خود ہی گولی مار کر ہلاک کر دیتے ہیں۔ اسی طرح زانی شخص حیا دشمن بن جاتا ہے۔ رجم کے ذریعے اس کو ختم کر کے بقیہ انسانوں کی عزتوں کا تحفظ یقینی بنالیا جاتا ہے۔

☆......پالتو جانوروں میں جب منہ کھر کی بیماری آجائے تو ہزاروں جانوروں کو ہلاک کر کے ان کے گوشت کو دفن کر دیا جاتا ہے یا جلا دیا جاتا ہے۔ حکومتیں ایسا کام کر کے مطمئن ہو جاتی ہیں کہ ہم نے انسانوں کو جانی نقصان سے بچالیا ہے۔ زانی شخص کے اندر بھی شرمگاہ بے قابو ہونے کی بیماری آجاتی ہے دین اسلام نے اسے رجم کے ذریعے ختم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے بقیہ انسانوں کو اخلاقی نقصان سے بچالیا جاتا ہے۔

☆......مرغیوں میں وائرس کی بیماری پھیل جانے سے لاکھوں مرغیوں کو زمین میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح زانی شخص میں بے حیائی کا وائرس پھیل جانے سے اسکو بھی رجم کر دیا جاتا ہے۔ مہذب قومیں اخبارات میں خبریں شائع کرتی ہیں کہ ہم نے اتنے جانوروں کو وائرس کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ کیا مسلمان یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے بے حیائی وائرس سے متاثرہ شخص کو ختم کر کے بقیہ لوگوں کو بچالیا۔

(۴) انسانوں میں مثالیں:

اگر انسان کے جسم کے کسی عضو میں کینسر ہو جائے تو اسے کاٹ کر الگ کر دیا جاتا ہے۔ کتنی عورتیں چھاتی کے کینسر کی وجہ سے اپنے پستان کٹوا دیتی ہیں۔ بعد میں خوش ہوتی ہیں کہ ہمیں کینسر سے نجات مل گئی۔

شوگر کے مریضوں میں کئی مرتبہ پاؤں پہ پھوڑا بن جاتا ہے۔ ایسی صورتحال میں

پاؤں کو کاٹ کے بقیہ جسم کو بیماری سے بچالیا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کی ٹانگ میں ناقابل علاج پھوڑا ہونے کی وجہ سے ان کی پوری ٹانگ کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح زانی شخص بھی معاشرے کے جسم پر پھوڑے کی مانند ہوتا ہے اسکو رجم کر کے پھوڑے کا آپریشن کردیا جاتا ہے۔ معاشرے کو بے حیائی کی بیماری سے بچالیا جاتا ہے۔

☆...... دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں بھی اگر کوئی شخص ملک کے ساتھ غداری کرے تو اسے سزائے موت دی جاتی ہے۔ اسے انصاف کے نام لیوا ہرگز برا نہیں سمجھتے۔ عدالت سزائے موت کا حکم جاری کرے تو پورے ملک میں خبریں نشر کی جاتی ہیں تاکہ عوام الناس کو پتہ چل جائے اور آئندہ کوئی دوسرا شخص ایسی حرکت دہرانے کی جرأت نہ کرے۔ دین اسلام نے بھی اللہ رب العزت سے غداری کرنے والے زانی شخص کو سزائے موت کا حکم دیا اور عوام الناس کے مجمع میں حد جاری کر کے بتادیا کہ آئندہ کوئی دوسرا شخص ایسی حرکت دہرانے کی جرات نہ کرے۔

مندرجہ بالا مثالوں سے پتہ چلتا ہے کہ جمادات۔ نباتات۔ حیوانات اور انسان سب میں یہی اصول کارفرما ہے کہ بیمار عضو کو ختم کر کے باقی جسم کو بچالیا جائے۔ یہ اصول فطرت ہے۔ دین اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لئے شریعت میں زانی کو سنگسار کر کے باقی معاشرے کو بے حیائی کے روحانی مرض سے بچانے کا حکم دیا گیا۔

(ب) مجمع میں سنگسار کرنا:

عوام الناس کو رجم سے وحشت محسوس ہونے کی دوسری وجہ مجمع میں زانی کو سنگسار کرنا ہے۔ یہ منظر سوچ کر ہی دل پہ دہشت سوار ہو جاتی ہے اور اگر کوئی دیکھ لے تو پھر اسکا کیا بنے گا۔ مگر شریعت کا مقصود بھی تو یہی ہے کہ لوگ ایک مرتبہ کسی کو رجم ہوتا دیکھ لیں گے تو باقی سب کی مستیاں ختم ہو جائیں گی۔ ہر کسی کو گناہ کے بعد اپنے انجام کا اچھی طرح پتہ ہوگا۔ یہ دین اسلام کا حسن ہے کہ ایک زانی کو رجم کر کے باقی معاشرے کو بے

حیائی کے وائرس سے محفوظ کرلیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اسلامی سزائیں وحشیانہ نہیں بلکہ منصفانہ ہیں۔ مظلوم کی دادرسی ہوتی ہے ظالم کو ظلم کی سزا ملتی ہے۔

رجم کے فوائد

(۱) کوئی مرد کسی عورت کو کمزور جان کر۔ اکیلا دیکھ کر یا غریب بے سہارا سمجھ کر اس کی عزت وآبرو لوٹنے کی کوشش نہیں کرے گا۔

(۲) کوئی عورت کسی مرد کو پھانسنے کے لئے مکر نہیں کرے گی۔ بے پردگی ختم ہو جائے گی۔

(۳) کوئی عورت جسم فروشی کو اپنا کاروبار نہیں بنائے گی۔ لوگوں کے نوجوان لڑکوں کو بے راہ روی کا شکار نہیں کر سکے گی۔ نہ بازار حسن کا کاروبار چل سکے گا نہ ہی امیر علاقوں کی بڑی کوٹھیوں میں شراب شباب کی محفلیں منعقد ہو سکیں گی۔

(۴) مرد اپنی بیوی پر توجہ زیادہ دیا کریں گے۔ بازار میں بے پردہ خواتین دعوت گناہ نہیں دے سکیں گی۔ نہ ہی ماڈل گرلز کو دیکھ کر خاوند بیویوں سے اچاٹ ہوں گے۔

(۵) چوری چھپے آشنائیاں کرنے والے اور کرنے والیاں ختم ہو جائیں گی۔ یارانہ دوستیاں ختم ہو جائیں گی۔ کمپیوٹر کی چیٹنگ ختم ہو جائے گی۔ نوجوان لڑکے لڑکیوں کا وقت برباد نہیں ہوگا۔

(۶) ہنستے بستے گھروں کو اجاڑنے والے ختم ہو جائیں گے۔ نہ کوئی مرد کسی کی بیوی کو اسکے خاوند کے خلاف بھڑکا سکے۔ نہ کوئی عورت کسی مرد کو اپنی بیوی سے بیزار کر سکے گی۔ ہر کوئی اپنے اپنے گھر میں آرام وسکون کی زندگی گزار سکے گا۔

(۷) خاوند اگر دفتر۔ دکان کھیت پر کام کے لئے چلا گیا تو کوئی پیچھے اسکی بیوی کو گھر میں

اکیلا پاکر اسکی عزت لوٹنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ بیوی کو بھی خوف نہیں ہوگا اور خاوند کو بھی پیچھے کی فکر نہیں ہوگی۔

(۸) امیر لوگ غریب لوگوں کی بیویوں بیٹیوں پر غلط نظر نہیں رکھ سکیں گے۔

(۹) امیر لوگ ایک بیوی کے ساتھ کئی کئی داشتائیں نہیں رکھ سکیں گے۔

(۱۰) یہ نہیں ہوگا کہ عورت گھر کسی کا بسائے اور دل میں کسی اور کو بسائے۔

(۱۱) بن بیاہی مائیں اپنے بچوں کو گندگی کے ڈھیر پر نہیں پھینک سکیں گی۔

(۱۲) عورت گھر میں یا سفرِ حضر میں اپنے آپ کو محفوظ سمجھے گی۔ اگر یمن سے مدینہ کا سفر اکیلے بھی کرے گی تو بھی کوئی اسکی جان، اسکے مال، اسکی عزت و آبرو کی طرف ہاتھ نہیں اٹھائے گا۔ حیا اور پاکدامنی کے ماحول میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہر وقت بارش کی طرح برسیں گی۔ رزق میں برکت ہوگی۔ طلاقوں کی شرح کم ہو جائے گی۔ ہر گھر میاں بیوی کے لئے جنت کا چھوٹا سا نمونہ بن جائے گا۔

(۱۳) اگر کوئی مرد کسی عورت کو پھسلانے کی کوشش بھی کریگا تو وہ جواب میں کہے گی

My Body,My Life,My decision, I say no

''میرا جسم۔ میری زندگی۔ میرا فیصلہ۔ میں کہتی ہوں ''نہیں''

(۱۴) اگر کوئی عورت کسی مرد کو پھسلانے کی کوشش کرے گی تو جواب میں سنے گی

''معاذ اللہ'' [میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں]

ایسے میں سیدنا یوسف علیہ السلام کی یادیں تازہ ہو جائیں گی۔

(۱۵) کردار کی پختگی کی وجہ سے دعائیں جلدی قبول ہوں گی۔ ہر طرف رحمت کے آثار ظاہر ہوں گے۔ دنیا میں اسلام کا بول بالا ہوگا اور کفر کا منہ کالا ہوگا۔

آمدم برمطلب

جس طرح شراب کی سزا اور حرمت تدریجاً ہوئی اسی طرح زنا کی سزا بھی تین مراحل میں ہوئی۔

(۱) پہلے مرحلے میں فرمایا

وَالَّذَانِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا (النساء)

دو مردوں میں بدکاری کا ثبوت مل جائے تو قاضی ان پر تعزیر لاگو کرے یعنی مناسب سزا دے۔

(۲) دوسرے مرحلے میں فرمایا

اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (النور: ۲)

زانیہ عورت اور زانی مرد دونوں کو سو کوڑے لگاؤ۔ لوگوں کا مجمع ہونا چاہئے اور نرمی ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔

(۳) تیسرے مرحلے میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

الرجم للثیب والجلد للبکر (بخاری صفحہ ۶۵۷)

شادی شدہ مرد وعورت کے لئے سنگساری اور غیر شادی شدہ کے لئے سو کوڑے مارنے ہیں۔

زنا کی گواہی میں چار مردوں کی شرط رکھی۔ چونکہ دو مرد دو عورت کے لئے دو دو گواہ ہوں تو کل چار بنے۔ دوسرا اس نازک مسئلے میں عورت کی گواہی قبول نہیں کی گئی چونکہ عورتیں الزام لگانے میں جلد باز ہوتی ہیں۔

یہ بھی واضح ہوا کہ جب سزا سخت ہو تو اسکے ثبوت کی شرائط بھی سخت ہوتی ہیں۔ اسلام نے ابتدا میں ستر پوشی کا معاملہ کرنے کا حکم دیا ہے لیکن جب چار شرعی گواہ ثبوت پیش کر دیں تو پھر ان زانی مرد وعورت کو جی بھر کر رسوا کرنے کا حکم دیا ہے اور نرمی سے منع

کر دیا ہے تاکہ لوگ عبرت حاصل کر سکیں۔ عام طور پر مردوں کے حکم میں عورتیں شامل ہوتی ہیں اس نازک مسئلے میں الزانیہ کے لفظ سے عورت کے ذکر کی وضاحت کر دی ہے تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ رجم کا حکم فقط مردوں کے لئے ہے۔

زنا کی سزا آخرت میں

ایک حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ زنا کے چھ نقصان ہیں۔ تین دنیا کے اور تین آخرت کے ہیں۔

دنیا کے نقصانات:

چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔
فقر و تنگدستی پیدا ہو جاتی ہے۔
عمر کم ہو جاتی ہے۔

آخرت کے نقصانات:

اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔
حساب سختی سے لیا جائیگا۔
دوزخ میں ہمیشہ رہیگا۔

احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جو شخص زنا کا مرتکب ہوا اور بغیر توبہ کئے دنیا سے فوت ہو جائے اس پر مصیبتوں کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر سختی فرمائیں گے۔ اس کو زنا کے ہر ہر عمل کے بدلے آخرت کا ملتا جلتا عذاب ہوگا۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	دنیا کا عمل	آخرت کا عذاب
(۱)	غیر محرم کے لئے چہرہ سنوارتا تھا	قیامت کے دن چہرہ سیاہ ہوگا
(۲)	غیر محرم کے چہرے کو محبت کی نظر سے دیکھتا تھا	قیامت کے دن چہرے کا گوشت گر جائیگا
(۳)	غیر محرم کو دیکھ کر اس کا چہرہ کھل جاتا تھا	قیامت کے دن اس کے چہرے کو آگ سے مشتعل کیا جائے
(۴)	غیر محرم سے دل لگی کی باتیں کرتا تھا	قیامت کے دن روتا ہوا اٹھے گا
(۵)	غیر محرم سے ہنسی مذاق کر کے قہقہے لگاتا تھا	قیامت کے دن پیٹتا چلاتا اٹھے گا
(۶)	غیر محرم سے ملاقات کر کے خوش ہوتا تھا	قیامت کے دن غمگین اور اداس حالت میں اٹھے گا
(۷)	غیر محرم کو شہوت کی نظر سے دیکھتا تھا	قیامت کے دن پگھلا ہوا سیسہ آنکھوں میں ڈالا جائیگا
(۸)	غیر محرم کی ملاقات کے لئے چل کر گیا	مت کے دن پاؤں میں آگ کی بیڑیاں پہنائیں گے
(۹)	غیر محرم کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے	قیامت کے دن ہاتھوں میں آگ کی ہتھکڑیاں پہنائیں گے
(۱۰)	غیر محرم سے زنا کی ابتداء منہ ملانے (بوسے) سے کی	قیامت کے دن گھسیٹ کر منہ کے بل جہنم میں ڈالا جائیگا
(۱۱)	غیر محرم کی گردن سے گردن ملائی	قیامت کے دن گردن میں آگ کی زنجیر ڈالیں گے
(۱۲)	غیر محرم کے سامنے شرمگاہ سے لباس ہٹایا	قیامت کے دن تارکول کا لباس پہنائیں گے
(۱۳)	غیر محرم سے مل کر جنسی پیاس بجھائی	قیامت کے دن پیاسا اٹھایا جائے گا
(۱۴)	غیر محرم سے ملاپ کے وقت جنسی طوفان اٹھا	قیامت کے دن شرمگاہ کو آگ سے دہکایا جائے گا
(۱۵)	غیر محرم سے ملاپ کے وقت شرمگاہ سے منی خارج ہوئی	قیامت کے دن شرمگاہ سے بدبو خارج ہوگی
(۱۶)	غیر محرم کے بالوں میں محبت سے انگلیاں پھیریں	قیامت کے دن بالوں سے پکڑ کر جہنم میں لٹکائیں گے
(۱۷)	غیر محرم کے پستان پکڑے اور چوسے	قیامت کے دن پستانوں کے بل جہنم میں لٹکائیں گے

نمبر شمار	دنیا کا عمل	آخرت کا عذاب
(۱۸)	غیر محرم کے جسم کی مہک سونگھی	قیامت کے دن جسم سے حیران کن اذیتناک بدبو آئے گی
(۱۹)	غیر محرم کے ساتھ ایک بستر پر لیٹے ہوئے	قیامت کے دن آگ کے تنور میں یکجا کیا جائے گا
(۲۰)	غیر محرم کے ساتھ اپنے جسم کو کھولا	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے ننگا پیش کیا جائیگا
(۲۱)	غیر محرم سے زنا کے لئے لوگوں سے چھپ گیا	قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے بے عزت کیا جائیگا
(۲۲)	غیر محرم سے تعلق چھپانے کے لئے لوگوں سے جھوٹ بولا	قیامت کے دن منہ پر مہر لگا کر اعضاء سے گواہی لیں گے
(۲۳)	غیر محرم سے اپنے حسن و جمال کی تعریفیں سنیں	قیامت کے دن سب لوگ لعنتیں بھیجیں گے
(۲۴)	غیر محرم سے ملتے وقت سلام کرتے تھے	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لعنتیں بھیجیں گے
(۲۵)	غیر محرم کے جسم کے بوسے لئے	قیامت کے دن سانپ پورے جسم کو ڈسیں گے
(۲۶)	غیر محرم سے زنا کے وقت انگ انگ نے مزہ پایا	قیامت کے دن انگ انگ میں بچھو ڈنگ لگائیگا
(۲۷)	غیر محرم کے جسم پر اختیار پایا	قیامت کے دن غیر محرم کے شوہر کو نیکیوں پر اختیار ملے گا
(۲۸)	غیر محرم کے جسم پر سواری کی	قیامت کے دن غیر محرم کے شوہر کے گناہ اس کے سر پر سوار ہوں گے
(۲۹)	غیر محرم سے ہمیشہ کی دوستی کے وعدے کئے	قیامت کے دن جہنم میں ہمیشہ کا عذاب ہو
(۳۰)	غیر محرم سے ہمکلامی کے لطف و مزے لئے	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کی لذت سے محروم ہو

مندرجہ بالا عبارت سے ثابت ہوا کہ جتنی تفصیلی سزا زنا کے عمل کی ملیگی اتنی کسی اور گناہ کی نہیں ملے گی۔ سب سے بڑی سزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمکلام ہونا پسند نہیں کریں گے بلکہ لعنتیں برسائیں گے۔ رسوا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں۔ ہمارے اہل خانہ کو۔ بچوں کو۔ قیامت تک آنے والی نسلوں کو اور جملہ متعلقین کو زنا سے محفوظ فرمائے۔